Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون ۴۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم ہفتہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۲۵ پیسے

جلد ۶۳/۲۸	۲۵ رمضان المبارک ۱۳۹۴ھ ۱۲ اخاء ۱۳۵۳ہش ۱۲ اکتوبر ۱۹۷۴ء	نمبر ۲۳۵

اخبار احمدیہ

ربوہ ۱۲ اخاء۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:-

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے، الحمد للہ

احباب جماعت حضور ایدہ اللہ کی صحت و عافیت کے لئے توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

ربوہ ۱۲ اخاء۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کو گرنے کی وجہ سے کچھ چوٹ آئی ہے جس کے باعث طبیعت ناساز ہے۔ احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ مدظلہا کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور آپ کی عمر میں بہت برکت ڈالے۔ آمین

ربوہ ۱۲ اخاء (۲۵ رمضان)۔ کل سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد اقصیٰ میں نماز جمعہ پڑھائی۔ خطبۂ جمعہ میں حضور نے رمضان کی عظیم الشان برکات اور یوم جمعہ کی برکات پر روشنی ڈال کر احباب کو ان بابرکت ایام میں خصوصیت سے دعائیں کرنے کی طرف توجہ دلائی اور خاص طور پر پاکستان کے روزافزوں استحکام اور ترقی و خوشحالی کے لئے دعائیں کرنے پر بھی زور دیا۔

حضور نے فرمایا رمضان کا مہینہ دعاؤں کا مہینہ ہے، یہ قبولیت دعا کا مہینہ ہے، یہ شرفِ انسانی کے قیام کا مہینہ ہے، یہ باہمی اخوت کی بنیادوں کو مضبوط کرنے کا مہینہ ہے یہ کثرت ذکرِ الٰہی کرنے اور مختلف قسم کی عبادات بجالانے کا مہینہ ہے۔ الغرض جس نقطۂ نگاہ سے بھی دیکھا جائے رمضان کا مہینہ بہت ہی بابرکت مہینہ ہے جس کے آخری عشرہ میں ہم داخل ہو چکے ہیں۔ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے ہر نماز انسان کو یہ موقع فراہم کرتی ہے کہ اپنے اور اپنے سے پہلی نماز کے درمیانی عرصہ میں از قسم صغائر جو کوتاہیاں سرزد ہوئی ہیں انسان ان کی تلافی کے لئے دعائیں کرے، اسی طرح ہر جمعہ اپنے سے پہلے جمعہ کے درمیانی ہفتہ میں سرزد ہونے والی کوتاہیوں کے ازالہ کا موقع فراہم کرتا ہے اور اسی طرح ہر رمضان اپنے سے پہلے رمضان کے درمیانی سال میں سرزد ہونے والی کوتاہیوں کے ازالہ کے لئے دعائیں کرنے کا موقع مہیا کرتا ہے۔ اسی لئے رمضان کا مہینہ خصوصیت کے ساتھ دعاؤں اور ان کی قبولیت کا مہینہ کہلاتا ہے۔ احباب کو چاہیئے کہ وہ ان ایام میں خصوصیت سے بہت دعائیں کریں، پاکستان کے لئے بھی بہت دعائیں کریں پاکستان ہمارا وطن ہے ہم نے بڑی قربانیاں دے کر اسے حاصل کیا ہے ہم اس کے لئے ہمیشہ ہی دعائیں کرتے ہیں اور اس رمضان میں بھی ہم نے دعائیں کی ہیں۔ احباب کو چاہیئے کہ رمضان کے بقیہ ایام میں بھی خصوصیت سے پاکستان کے روزافزوں استحکام اور ترقی و

(باقی صفحہ ۶ پر)

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تنگی زندگی میں مصیبتوں کے وقت عدیم النظیر اخلاق کا مظاہرہ کیا

کفار نے خود شہادت دی کہ جب تک کسی کا پورا بھروسہ خدا پر نہ ہو وہ ایسی استقامت نہیں دکھا سکتا

"وہ مصیبتوں کا زمانہ جو ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر تیرہ برس تک مکہ معظمہ میں شامل حال رہا اس زمانہ کی سوانح پڑھنے سے نہایت واضح طور پر معلوم ہوتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ اخلاق جو مصیبتوں کے وقت کامل راستباز کو دکھلانے چاہئیں یعنی خدا پر توکل رکھنا اور جزع فزع سے کنارہ کرنا اور اپنے کام میں سست نہ ہونا اور کسی کے رعب سے نہ ڈرنا ایسے طور پر دکھلا دئے جو کفار ایسی استقامت کو دیکھ کر ایمان لائے اور شہادت دی کہ جب تک کسی کا پورا بھروسہ خدا پر نہ ہو تو اس استقامت اور اس طور سے دکھوں کی برداشت نہیں کر سکتا۔"

(اسلامی اصول کی فلاسفی صفحہ ۸۹)

ایک خوشکن اطلاع

احبابِ جماعت کے لئے یہ خبر یقیناً قلبی و روحانی مسرت کا موجب ہوگی کہ ہجری شمسی کیلنڈر جس کا آغاز ہمارے آقا ہمارے مولانا، سید المرسلین، خاتم النبیین، خاتم المومنین حضرت محمد مصطفےٰ احمد مجتبیٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بابرکت واقعہ ہجرت سے ہوتا ہے اور جس کو جماعتِ احمدیہ ۱۹۴۲ء سے رواج دے رہی ہے اب ایران کے بعد سعودی عرب میں بھی استعمال کیا جانے لگا ہے۔ اس علمی انقلاب کا پتہ حال ہی میں روزنامہ "البلاد" سے ہوا جس نے اپنی ۲ ستمبر ۱۹۷۴ء کی اشاعت میں صفحہ اوّل پر عیسوی اور ہجری قمری سنہ کے ساتھ خاص اہتمام کے ساتھ ہجری شمسی سال ۱۳۵۳ بھی دیا ہے۔

یہ اخبار ممتاز سعودی صحافی عبدالمجید شبکشی کی ادارت میں جدہ سے نکلتا ہے جو مملکت عربیہ کی سب سے اہم بندرگاہ نہایت خوبصورت اور جدید شہر ہے۔ حجاز کی تجارت تمام تر اسی بندرگاہ سے ہوتی ہے اور اسی پر مسلم ممالک سے آنے والے حجاج کے جہاز آتے ہیں۔

خدا کا شکر ہے کہ جس اسلامی تقویم کی بنیاد قریباً ۳۴ برس قبل سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ جیسے اولوالعزم امام ہمام کے مقدس ہاتھوں سے رکھی گئی اور جس کے پیچھے صرف مغربی تمدن و ثقافت سے نجات اور اسلامی تاریخ و تہذیب کے فروغ و احیاء کا پاک جذبہ کارفرما تھا رفتہ رفتہ مسلم دنیا میں مقبول ہو رہا ہے ——

فالحمد للہ علیٰ احسانہٖ

(دوست محمد شاہد)

پبلشر مسعود احمد۔ پرنٹر: سید عبدالحی۔ مطبع ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقام اشاعت: دفتر الفضل، دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۵ر اکتوبر ۱۹۷۴ء کے سانحہ سرگودہا کی بعض مزید تفصیلات

۵ر اکتوبر ۱۹۷۴ء (مطابق ۱۸ر رمضان ۱۳۹۴ ہجری) کو سرگودہا شہر میں پولیس اور انتظامیہ کی یکسر بے حسی و بے عملی بلکہ مجرمانہ غفلت اور سنگدلی کے نتیجہ میں رُونما ہونے والی لاقانونیت کے باعث وہاں کے احمدیوں کو جس قیامت صغریٰ میں سے گزرنا پڑا اس کی نہایت ہی دردناک تفصیلات مسلسل موصول ہو رہی ہیں۔ اُسی روز نہ صرف سرگودہا شہر میں ہی احمدیوں پر ناروا ظلم توڑا گیا بلکہ عین اُسی روز ضلع کے مختلف مقامات مثلاً بھلوال، کوٹ مومن، ساہیوال چک ۹ج پلیار اور روڈا وغیرہ میں بھی بعینہٖ اسی طرح احمدیوں کو تشدد کا نشانہ بنا کر انہیں اذیتیں پہنچائی گئیں۔ ایک مخصوص ضلع کے شہروں اور دیہات میں بیک وقت احمدیوں کے خلاف ازسرِ نو فسادات کا بھڑک اُٹھنا اور پھر اگلے روز ملحقہ ضلعوں میں ہڑتالوں کا ہونا اس امر کا بیّن ثبوت ہے کہ یہ سب کچھ ایک پہلے سے طے شدہ منصوبے کے تحت بعض مخصوص عناصر کی طرف سے کروایا گیا تھا۔

اُس روز سرگودہا شہر میں احمدیوں پر جو بیتی اس کی کچھ تفصیل ہم نے الفضل ۶ر اکتوبر کے ضمیمہ میں شائع کرتے ہوئے لکھا تھا کہ احمدیہ مسجد سول لائنز سمیت احمدیوں کے تیرہ ۱۳ مکانوں اور نو ۹ دکانوں کو لُوٹا اور نذرِ آتش کیا گیا لیکن اس کے بعد سے اب تک جو تفصیلات موصول ہوئی ہیں ان کی رو سے احمدیوں کے ایسے مکانوں اور دکانوں کی تعداد جنہیں لُوٹا اور جلایا گیا علی الترتیب چونتیس اور تیرہ ۱۳ تک پہنچ چکی ہے۔ ان چونتیس احمدی گھرانوں کے مکانوں اور تیرہ دکانوں کے سامان کو نذرِ آتش کر کے انہیں بے گھر کرنے اور علی الخصوص احمدیوں کی ملکیتی جائیدادوں کو خاکستر کرنے کے ان شر انگیز واقعات کا سب سے افسوسناک پہلو یہ ہے کہ ہر چند کہ احمدیوں کے خلاف ازسرِ نو فساد برپا کرنے اور ان کے گھروں اور کاروباری اداروں کو نذرِ آتش کرنے کے لئے جانے پہچانے مخصوص عناصر گزشتہ کئی روز سے پر تول رہے تھے، اس کے باوجود پولیس اور انتظامیہ نے کوئی احتیاطی تدابیر اختیار نہ کیں اور جب ۵ر اکتوبر کو یکایک احمدیوں کے مکانوں اور ان کے سامانوں کو نذرِ آتش کیا جانے لگا، فضا میں شعلے لپکنے لگے اور دھوئیں کے مہیب بادل جگہ جگہ آسمان کی طرف بلند ہونے لگے اور جن بے گناہوں کے گھروں اور سامانوں کو بے دردی سے جلایا اور لوٹا جا رہا تھا ان کے معصوم بچوں اور بچیوں کی دلدوز چیخیں دُور دُور تک سُنائی دینے لگیں تو بھی شہر میں موجود معدودے چند پولیس والوں کا دل نہ پسیجا اور وہ ان انسانیت سوز مظالم کا خاموش تماشائی کی حیثیت سے نظارہ کرتے رہے۔

فسادی عناصر اور غنڈے پولیس کی طرف سے کسی قسم کی مزاحمت نہ ہونے کے باعث صبح ۸ بجے سے لیکر مسلسل چار بجے شام تک بڑے اطمینان اور سہولت سے ایک ایک کر کے احمدیوں کے مکانوں کو لُوٹتے اور نذرِ آتش کرتے رہے۔ اُس روز شہر میں فسادیوں کا راج تھا۔ وہ نہ صرف یہ کہ خود جو چاہتے کرتے رہے بلکہ دُوسروں کو بھی اپنی مرضی پر چلاتے رہے۔ اوّل تو آگ لگانے کے بعد فائر بریگیڈ کو موقع پر پہنچنے ہی نہ دیا جاتا تھا البتہ جب کسی احمدی کا مکان اچھی طرح جل جاتا اور یہ خطرہ محسوس ہوتا کہ آگ ملحقہ مکانوں کی طرف بڑھ رہی ہے تو فوراً فائر بریگیڈ طلب کر کے اسے ملحقہ مکانوں کو بچانے کا حکم دیا جاتا۔ الغرض پُورے آٹھ گھنٹہ تک مکانوں اور دکانوں کو آگیں لگتی رہیں۔ سامان لُٹتے رہے اور لوگ گھر سے بے گھر ہوتے رہے لیکن پولیس اور انتظامیہ کے کان پر جوں تک نہ رینگی۔

مسجد احمدیہ سول لائن کے علاوہ گیارہ مکانوں اور نو دکانوں کی تفصیل (جنہیں لُوٹا یا جلایا گیا تھا) ۶ر اکتوبر ۱۹۷۴ء کے ضمیمہ میں شائع ہو چکی ہے۔ مزید ایسے ۲۳ گھرانوں اور ۴ دکانوں کی تفصیل یہ ہے:-

مکانات:-

بلاک نمبر ۱۸ میں (۱) صوبیدار صلاح الدین صاحب، (۲) قریشی رشید احمد صاحب، (۳) چوہدری شریف احمد صاحب بٹالوی اور (۴) صوفی محمد ابراہیم صاحب کے مکانوں کا سامان لُوٹا اور جلایا گیا۔

بلاک نمبر ۲۳ میں (۵) راجہ فاضل احمد صاحب، **مقام حیات میں** (۶) محمد عالم صاحب، (۷) والدہ صاحبہ محمد عالم صاحب اور (۸) ماسٹر شیر محمد صاحب۔ سیسز

رحمٰن پورہ میں (۹) ملک محمد حیات صاحب جوئیہ کے مکانوں کو لُوٹا اور جلایا گیا۔

پرانی سول لائن میں جن کے مکانوں کو لُوٹا اور جلایا گیا ان میں (۱۰) مرزا محمد طاہر صاحب، (۱۱) حیدر علی صاحب، (۱۲) مرزا سعید احمد صاحب، (۱۳) مرزا نثار احمد صاحب اور (۱۴) رائے برکت اللہ صاحب منگلہ ایڈووکیٹ شامل ہیں۔

نئی سول لائن میں (۱۵) منشی اللہ دتہ صاحب، (۱۶) حیدر علی صاحب بلوچ اور (۱۷) محمود احمد صاحب انور کرایہ کے مکانوں میں رہائش پذیر تھے اس لئے ان کے مکانوں میں سے سامان باہر نکال کر اسے نذرِ آتش کر دیا گیا۔

ہری پورہ میں (۱۸ تا ۲۳) چوہدری مجید احمد صاحب کے چھ کوارٹر ایک ساتھ بنے ہوئے تھے چونکہ وہ ان کی ملکیتی جائیداد تھی اس لئے چھ کے چھ کوارٹر جلا کر خاکستر کر دئے گئے۔

دکانیں:- ان ۹ دکانوں کے علاوہ جن کی تفصیل ۶ر اکتوبر کے الفضل میں شائع ہو چکی ہے ان مزید احمدیوں کی دکانیں لوٹی گئیں اور سامان کو جلا دیا گیا ان میں (۱) مبشر ڈسٹری بیوٹرز بلاک نمبر ۱۵، (۲) ڈاکٹر محمد اقبال صاحب بی ڈی ایس بلاک نمبر ۱۰ (۳) ڈسپنسری محمد اشرف صاحب کچہری بازار شامل ہیں۔

(۴) چوہدری مجید احمد صاحب 313/D سیٹلائٹ ٹاؤن کا ایک ٹرک جلا دیا گیا۔ اسے توڑا پھوڑا اور سامان اُٹھا کر لے گئے۔

اس طرح مجموعی طور پر شہر سرگودھا میں ایک مسجد، ۳۴ مکان اور تیرہ ۱۳ دکانیں لوٹے اور جلائے گئے یا بعض کی عمارتیں نذرِ آتش کی گئیں۔

مزید برآں گورنمنٹ پولی ٹیکنیک سرگودہا کے پانچ احمدی طلباء کو دُوسرے طلبہ نے بُری طرح پیٹا۔ جب وہ بھاگ نکلنے میں کامیاب ہو گئے تو وہ ایک میل تک ان کا پیچھا کر کے انہیں مارتے اور تنگ کرتے رہے۔ وہ چرنالی ریلوے اسٹیشن پہنچ کر گاڑی میں سوار ہوئے اور بدقت تمام ربوہ پہنچے۔

بھلوال:- شہر سے ملحق گوبند پورہ میں ایک احمدی محمد حسین صاحب کے مکان کا سامان باہر نکال کر اسے آگ لگا دی گئی۔ اس طرح ان کا پورا سامان جلا کر راکھ کر دیا گیا۔

کوٹ مومن:- ۵ر اکتوبر کو ہڑتال کے اعلان پر احمدی اپنی دکانیں بند کر کے گھروں کو جا رہے تھے۔ جلوس نے ان پر خشت باری کی اور ان کو ڈنڈوں سے مارا۔ چار احمدی بشیر احمد صاحب، گلزار صاحب، ناصر احمد صاحب اور افتخار احمد صاحب زخمی ہوئے۔ اس ہنگامہ کے دوران افتخار احمد صاحب کی جیب سے -/۵۵۰ روپے نکال لئے گئے۔ شیخ مشتاق احمد صاحب کے مکان پر قریباً ایک گھنٹہ تک خشت باری کی گئی۔ سکول کے ایک احمدی طالب علم محمد خالد کو لاٹھیوں سے پیٹا گیا۔

ساہیوال ضلع سرگودھا:- ایک احمدی کو احمدیت چھوڑانے پر مجبور کرنے کی کوشش کی گئی۔ اس کے انکار پر مع سامان و کتب احمدیہ لائبریری ٹرک پر سوار کرا کے ربوہ جانے پر مجبور کیا گیا۔

چک ۹ج پلیار:- ۵ر اکتوبر کو ایک جلوس نے مسجد احمدیہ پر حملہ کر کے بلب توڑ ڈالے۔ احمدیوں کی زمینوں پر جو ملازم کام کرتے تھے انہیں کام کرنے سے روک دیا گیا۔

روڈا ضلع سرگودہا:- ۵ر اکتوبر کی رات کو نماز تراویح کے بعد ایک مقامی مولوی کے اشتعال دلانے پر مشتعل ہجوم نے احمدیہ مسجد روڈا کو آگ لگا دی اور اسے مکمل طور پر تباہ کر دیا گیا۔ مسجد میں رکھے ہوئے قرآن مجید کے نسخوں کو یہ کہتے ہوئے کہ یہ مرزائیوں اور غیر مسلموں کے قرآن ہیں نذرِ آتش کر دیا گیا۔

درخواست دعا

(۱) محترمہ اہلیہ صاحبہ حضرت مولانا محمد ابراہیم صاحب بقاپوری مرحوم گزشتہ دو ماہ سے بیمار چلی آرہی ہیں۔ ٹانگوں اور کمر میں شدید درد رہتا ہے بمشکل چل پھر سکتی ہیں۔ آپ سب بہنوں اور بھائیوں سے درخواست کرتی ہیں کہ رمضان کے بابرکت ایام میں دُعا کریں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اپنے فضل سے صحت عطاء فرمائے۔ اپنی رضاء سے نوازے اور انجام بخیر ہو۔ آمین

(۲) خاکسار کی والدہ صاحبہ گزشتہ ایک ماہ سے بعارضہ ٹائیفائڈ علیل ہیں۔ اب قدرے افاقہ ہے۔ بزرگانِ سلسلہ سے درخواستِ دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے فضل سے جلد مکمل صحت عطاء فرمائے۔ آمین

(محمد انور وریاہ چک نمبر ۳۷ جنوبی ضلع سرگودھا)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جماعتہائے احمدیہ تنزانیہ (مشرقی افریقہ) کا عظیم الشان جلسہ سالانہ

سیدنا و امامنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز اور محترم وکیل التبشیر صاحب کے

روح پرور پیغامات

مجلس مشاورت کا انعقاد۔ مبلغین و معلّمین کرام کی کامیاب تقاریر

مرتبہ مکرم مولوی محمد اسماعیل صاحب منیر باڈولھوی "مبلغ تنزانیہ"

(۲)

تیسرا اجلاس

اگلے دن مورخہ ۲۵ اگست بروز اتوار اس اجلاس کا آغاز ٹھیک صبح ۹ بجے زیر صدارت مکرم مرزا عمری کیا ما صاحب ریٹائرڈ سینئر سپرنٹنڈنٹ پولیس ہوا۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد اس اجلاس میں چار تقاریر ہوئیں سب سے پہلی تقریر برادرم رمضانی ماروئلا صاحب نے کی جس کا عنوان تھا "سیرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم" آپ نے انتہائی عام فہم اور دلکش انداز میں واقعات کی روشنی میں یہ ثابت کیا کہ سرور کونین دوجہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا وجود مبارک ایک عظیم الشان اخلاقی معجزہ تھا۔ پھر مکرم مولوی شید احمد صاحب نے "ضرورت مذہب" کو بیان کرتے ہوئے کہا کہ انسان اس دنیا میں بغیر کسی الہامی شریعت کی امداد و راہنمائی کے بامقصد اور بامراد زندگی بسر کر ہی نہیں سکتا جس طرح دنیا کا طریق عمل بھی یہ ہے کہ کوئی حکومت اور کوئی ملک بغیر قانون کے نہیں چل سکتا۔ اسی طرح ہر انسان بھی بغیر مذہبی قوانین کے اپنی پیدائش کے مقصد کو پورا نہیں کر سکتا۔

بعد ازاں مکرم معلم حمیدی مبیا صاحب نے "تمام مذاہب کا موعود" کے اہم موضوع پر بڑی ہی دلچسپ، مؤثر اور علمی رنگ میں تقریر کی اور بیان کردہ مسیح، المہدی، بدھ اور کرشن جن کی آمد کا قرآن و حدیث، بائیبل اور بعض دوسرے مذاہب کی الہامی کتب میں وعدہ دیا گیا تھا اول تو یہ ایک ہی وجود کے کئی نام ہیں اور دوسرے انہی سے مراد صرف اسی قدر تھا کہ وہ موعود ان کی خو بو پر اور ان کی صفات سے متصف ہو کر آئے گا اور آخر میں کہا کہ ان تمام پیشگوئیوں کے مصداق حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود و مہدی موعود علیہ السلام ہیں۔

اس اجلاس کی چوتھی اور آخری تقریر عاجز کی تھی جس کا عنوان تھا "بنی نوع انسان کا خدا تعالیٰ سے تعلق پیدا کرنے کے ذرائع" خاکسار نے ... کے مختصر وقت میں آٹھ مختلف ذرائع کا ذکر کیا جن سے انسان اپنے خدا تعالیٰ سے حقیقی تعلق قائم کر سکتا ہے۔ مثلاً توبہ، صحبت صالحین، محاسبہ نفس، نیکیوں کا تکرار سے کرنا اور اعمال صالحہ پر دوام سے کاربند رہنا وغیرہ وغیرہ۔ اس کے بعد یہ اجلاس اختتام پذیر ہوا اور احباب پہلے دن کی طرح کھانا اور نماز ظہر و عصر کی ادائیگی کے لئے مسجد سلام میں تشریف لے گئے۔

چوتھا اور آخری اجلاس

یہ اجلاس اسی دن ٹھیک تین بجے بعد دوپہر زیر صدارت مکرم مولانا عبدالکریم صاحب شرما امیر و مشنری انچارج منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن پاک اور نظم کے بعد یہ اجلاس پانچ تقاریر پر مشتمل تھا۔ شروع میں مکرم شیخ ابوطالب صاحب نے "اسلامی خلافت" کے موضوع پر تقریر کرتے ہوئے خلیفہ اور اس کے اصل مفہوم سے حاضرین کو آگاہ کیا اور پھر بتایا کہ خلیفہ کا اصل کام اپنے آقا نبی کے مشن کی تکمیل ہی ہوتا ہے۔ نیز احباب سے اپیل کی کہ وہ خود بھی اور اپنی اولادوں کو بھی خلافت سے وابستہ رکھنے کے لئے ہمیشہ جدوجہد کرتے رہیں۔

برادرم مکرم محمد سعیدی کمبیندو صاحب نے "اسلام کی سوشل تعلیمات" پر اپنے قیمتی خیالات کا اظہار کیا اسکے بعد مکرم شیخ یوسف عثمان صاحب تشریف لائے اور بڑے ہی احسن پیرایہ میں "غیر از جماعت حضرات کے بعض سوالات کے جوابات" کے عنوان پر تقریر کرتے ہوئے چیدہ چیدہ چار سوالات کے جواب دئے۔ بعد ازاں عاجز نے "فضیلت اسلام" کے مضمون کو بیان کرتے ہوئے دین اسلام کے دس اہم فضائل کا ذکر کیا جس سے دین اسلام کی فضیلت دوسرے ادیان پر روز روشن کی طرح عیاں ہو جاتی تھی۔

آخر پر محترم صدر صاحب نے اپنی تقریر کا آغاز کیا۔ آپ نے سب سے پہلے امیر و مشنری انچارج ہونے کی حیثیت سے ان سب احباب کا تہ دل سے شکریہ ادا کیا۔ جنہوں نے مختلف رنگوں میں تعاون کر کے جلسہ سالانہ کو کامیاب بنایا اور پھر احباب کو مختصر طور پر مگر نہایت ہی پرمغز الفاظ میں مخلص احمدی بننے اور ہمیشہ خلافت سے وابستہ رہنے کی تلقین کی اور آخر پر باہر سے آنے والے دوستوں کو محبت بھرے الفاظ سے الوداع کہا۔ اسکے بعد آپ نے لمبی دعا کرائی جس کے ساتھ ہی سالانہ جلسہ کا یہ اختتامی اجلاس بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا اور سامعین علم و معرفت کا بیش بہا خزانہ ساتھ لے کر اپنے گھروں کو واپس لوٹے۔ الحمد للہ علی ذالک۔

برکات احمدیت

مورخہ ۲۵ اگست کو ایک اجلاس بعد نماز عشاء زیر صدارت مکرم مولانا عبدالکریم صاحب شرما امیر و مشنری انچارج مسجد سلام میں شروع ہوا۔ جو رات ساڑھے دس بجے تک جاری رہا۔ یہ اجلاس خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے اپنی کامیابی کے لحاظ سے بذات خود احمدیت کی عظیم الشان برکتوں میں سے ایک برکت ثابت ہوا۔

اس اجلاس میں ۹ احباب جماعت نے حصہ لیکر بعنوان "برکات احمدیت" اپنے اپنے خیالات کا اظہار کیا اور انتہائی ایمان افروز واقعات بیان فرمائے جن کا ایک ایک لفظ دل کی گہرائیوں میں اترتا چلا جاتا تھا نیز کہا کہ ہم اس رحیم و کریم خدا تعالیٰ کا جتنا بھی شکریہ ادا کریں کم ہے جس نے اس موجودہ تاریکی اور ضلالت کے دور میں ہم پر اپنا خاص فضل و احسان فرماتے ہوئے ہمیں احمدیت یعنی حقیقی اسلام جیسی عظیم الشان نعمت سے نوازا جس کے ذریعہ ہمیں خدا تعالیٰ پر سچا اور صحیح ایمان نصیب ہوا جس کی وجہ سے ہم اپنی غلطیوں کمزوریوں اور کوتاہیوں کے باوجود آسمانی برکات سے فیضیاب ہونے کے قابل ہوئے ہم میں یہ طاقت نہیں کہ ہم احمدیت کی برکات کا شمار کر سکیں۔ ہمارا کامل ایمان، ہماری جانیں، ہماری اولادیں اور ہمارے اموال سب کچھ برکات احمدیت کا مجسمہ ثبوت ہیں اور احمدیت کی برکت کے ہی طفیل ہمیں خدمت اسلام کا وہ جذبہ عطا ہوا جس کی خدا تعالیٰ کی نگاہوں میں بہت قدر ہے۔ کاش کہ ہمارے دوسرے بھائی بھی اس حقیقت کو پہچانیں۔ آمین۔

مبلغین کرام کی کامیاب کانفرنس

مورخہ ۲۶ اگست بروز سوموار ٹھیک ۹ بجے دفتر احمدیہ مسلم مشن دارالسلام میں زیر صدارت مکرم مولانا عبدالکریم صاحب شرما امیر و مشنری انچارج اس کانفرنس کا انعقاد ہوا۔ جو قریباً ڈھائی گھنٹے تک جاری رہا۔ اس کانفرنس میں دس مبلغین کرام نے حصہ لیا۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد محترم صدر صاحب نے تمام حاضر مبلغین سے اپیل کی کہ وہ اپنے اپنے حلقہ میں تبلیغی سرگرمیوں کو تیز سے تیز تر کرنے کی پوری پوری کوشش کریں۔ تا زیادہ سے زیادہ پیاسی روحوں کو اس روحانی چشمہ سے فیضیاب ہونے کی توفیق مل سکے۔ اس سلسلہ میں آپ نے زیادہ تر دیہاتوں میں دورہ جات کرنے کی تلقین کرتے ہوئے کہا کہ شہروں کی نسبت دیہاتوں میں تبلیغ کے مواقع زیادہ میسر آتے ہیں اور آپ جہاں بھی جائیں وہاں پانچ چھ روز تک قیام کریں تا عوام کی طبائع کا مطالعہ کرنے کے بعد آپ کسی نتیجہ پر پہنچکر انہیں مناسب حال تبلیغ کر سکیں۔

اس کے بعد آپ نے بڑی وضاحت سے مشن کی مالی حالت اور مرکز سلسلہ سے منظور شدہ بجٹ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ مشن کے بڑھتے ہوئے اخراجات سے یہ امر اب ناگزیر ہو گیا ہے کہ آپ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بزرگ والدین کی یادیں

محترمہ زینب حسن صاحبہ بنت حضرت سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب ۔ لاہور چھاؤنی

احمدیت سے قبل محترم والد صاحب ایک راسخ العقیدہ اسماعیلی تھے۔ اس مذہب کا بنیادی اصول ایک حاضر امام کی کامل اطاعت ہے اور ان کے مذہبی فلسفے میں توحیدِ باری تعالیٰ درسالت وغیرہ پر ایمان دراصل حاضر امام کی کامل اطاعت اور اس پر کامل ایمان کے تابع ہے۔ یہاں یہ بیان کرنا مفید ہوگا کہ ان میں امامت کا سلسلہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے شروع ہوتا ہے اور حضرت حسنؓ کو الگ کرکے جن کی امامت کے اسماعیلی قائل نہیں یہ سلسلہ امامت حضرت امام جعفر صادق علیہ الرحمۃ تک وہی ہے جیسا کہ تمام اثنا عشری شیعوں کا۔ بعد میں اس کی دو شاخیں ہو جاتی ہیں۔ ایک سلسلہ امام موسیٰ کاظمؒ ابن امام جعفر صادقؒ کی وساطت سے امام محمد المنتظر (معروف بہ امام مہدی و امام غائب) پر بارہویں امام پر ختم ہو جاتا ہے اور یہ مذہب اہل تشیع کا ہے اور اس میں حضرت حسنؓ کی امامت کو شامل کیا گیا ہے۔ دوسرا سلسلہ جناب اسمٰعیل ابن امام جعفر صادق کی وساطت سے جاری رہ کر دور حاضر تک قائم ہے اور اس سلسلہ کی انچاسویں کڑی موجودہ اسماعیلی امام پرنس کریم آغا خان ہیں شروع میں حضرت امام جعفر صادقؒ نے اسماعیل کو جو کہ ان کے بڑے بیٹے تھے اپنے بعد امامت کے لئے نامزد کیا مگر بعد میں بعض وجوہات کی بناء پر آپ نے ان کی نامزدگی کو منسوخ کرکے اپنے دوسرے بیٹے موسیٰ کاظمؒ کو اپنے بعد امامت کا حقدار قرار دیا۔ اس پر اسماعیل نے اپنا علیحدہ سلسلہ امامت جاری کیا اور چند اصول وضع کیئے کہ امام نامزد ہونے کے بعد ایک امام ہر طرح کی لغزش اور معصیت سے پاک ہو جاتا ہے اور شریعت کے اوامر اور نواہی کی خلاف ورزی سے بھی اس کا منصب امامت سلب نہیں ہوتا اس نئے عقیدے کی بناء پر اس سلسلہ میں بعد میں آنے والے اماموں نے شریعت کے بہت سے احکام میں کانٹ چھانٹ کی مثلاً

۱۔ اول شراب نوشی جائز ہوئی
۲۔ پھر رمضان کے روزے معاف ہوئے یہاں تک کہ سابقہ امام سلطان محمد آغا خان نے رمضان میں روزہ رکھنے کو نہ صرف غیر ضروری بلکہ احمقانہ فعل قرار دیا
۳۔ نماز جس صورت میں کہ مسلمان پانچ وقت میں ۳۴ رکعت اور تہجد و تراویح اس کے علاوہ پڑھتے ہیں قطعی طور پر معاف بلکہ منسوخ کر دی گئی اور اس کے بجائے دن میں مقررہ اوقات میں سے کسی وقت حسب مرضی جماعت خانہ میں جا کر ایک حلقہ بنا کر بیٹھ کر دعائے گنج العرش کا پڑھنا اور دیگر دعاؤں کا ورد ضروری سمجھا گیا۔
۴۔ زکوٰۃ جو کہ اسلام میں مقررہ نصاب کے مطابق وصول ہونی چاہیئے اسے قطعی طور پر معاف کرکے اس کی بجائے حسب مرضی امام حاضر کی خدمت میں نذرانہ پیش کرنا۔
۵۔ دعائے گنج العرش کی تلاوت کو کافی سمجھنا اور قرآن کو معاذ اللہ دقیانوسی قرار دے کر اس کی جگہ ایک کتاب بنام گینان تلاوت کرنے کا حکم دینا۔ یہ کتاب گینان کم یاب ہے اور برصغیر پاک و ہند میں اس کے نسخے صرف سندھی زبان میں پائے جاتے ہیں۔
۶۔ شرعی پردہ کو قطعی طور پر منسوخ بلکہ سختی سے ممنوع قرار دینا۔

غرض کہ اگر دیکھا جاوے تو احمدیت کی قبولیت سے قبل محترم والد صاحب جس مذہب میں تھے اس میں ہر طرح کی جسمانی ریاضت سے نجات تھی اور مالی قربانی بھی حسب مرضی تھی اور زندگی کی دوسری اقدار میں بھی زمانہ کی روش کو مقدم رکھنے پر زور دیا گیا تھا۔ ایسے آرام اور آسائش کے مذہب کو چھوڑ کر جو کہ لفظی نسبت سے الدین یسرٌ کی مکمل تصویر تھی ان کا احمدیت کو قبول کرنا جس میں:

۱۔ نمازوں کو وقت پر ادا کرنے کی پابندی اور پھر احمدیت میں نوافل طور پر نمازوں کو خشوع وخضوع اور حضور قلب سے ادا کرنے کی نہ صرف تاکید ہے بلکہ مضبوط روایت قائم ہو چکی ہے۔
۲۔ رمضان کے علاوہ بہت سے نفلی روزے رکھنا۔
۳۔ ماہوار آمدنی اور جائداد میں سے ایک تہائی تک کی وصیت اور اسے باقاعدگی سے ادا کر کے اشاعتِ اسلام کے لئے مالی جہاد میں شریک ہونا اور بعد میں تو تحریک جدید اور بہت سی دوسری تحریکوں کے لئے مالی قربانی۔
۴۔ زکوٰۃ کی باقاعدہ اور نصاب کے مطابق ادائیگی۔
۵۔ حج بیت اللہ کرنا جو کہ اسماعیلی مذہب میں ضروری نہیں تھا
۶۔ عیدین کی نمازیں اور جانور کی قربانی جو کہ اسماعیلی مذہب کے دوران فرض نہ تھے۔
۷۔ تبلیغِ دین کرنا جبکہ اسماعیلی مذہب میں اپنے ہم مذہبوں کی جماعت میں دوسری قوموں کو شامل کرنے کا رواج ختم ہو چکا تھا۔
۸۔ اپنی قوم اور برادری سے علیحدہ ہو کر ایک بالکل نئی اور اجنبی برادری سے رشتہ ناطہ جوڑنا۔

غرضیکہ تبدیلی مذہب ان کے لئے شروع سے آخر تک ایک جانی مالی علمی اور جسمانی جہاد اور مجاہدے کا حکم رکھتا تھا

نماز سے آپ کو غیر معمولی شغف تھا آپ کا معمول تھا کہ نمازوں میں قیام بھی بہت لمبا کرتے اور چونکہ مطابق سنتِ رسول بحالت قیام نگاہ پیر دل کے اوپر یا قریب ہونی چاہیئے وہ سارا وقت نگاہ سر جھکا کر پیر دل پر رکھتے اس عادت کا نتیجہ یہ ہوا کہ ان کی گردن کی ہڈی مستقل طور پر سامنے جھک گئی جس سے نماز کے علاوہ دیگر اوقات میں بھی ان کی نگاہ نیچے زمین کی سمت ہی رہتی۔

ان کی مالی قربانی اور صدقات کا یہ حال تھا کہ انہوں نے آخری وقت میں ایک درہم یا دو پیسہ بھی اپنی جیب یا بنک میں نہیں چھوڑا، اور جس طرح اور جس حالت میں رہے ان کا ہاتھ ہمیشہ اوپر والا ہاتھ رہا میں نے جہاں تک غور کیا اور دیکھا یہی جانتی ہوں کہ ایک غیبی آواز نے انہیں مسلسل مہینوں تک امام وقت کو پہچاننے اور قبول کرنے کی ترغیب دی اور جب انہوں نے صداقت کو صفائی اور شرح صدر سے پہچان لیا تو پھر اس کے قبول کرنے میں ذرا بھی دیر نہ کی کہ

دل افگندیم بسم اللہ مجریہا و مرسٰہا

وہ تقویٰ کی باریک سے باریک راہوں پر عمل کرنے والے اور اگر کسی شے کے جائز ہونے میں روپیہ میں ایک پیسہ بھر بھی شبہ ہو تو اسے ترک کرنے والے تھے اور اپنی اولاد اور جماعت کے دوسرے نوجوانوں کو ہمیشہ یہ تاکید کرتے رہتے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا کم از کم تین بار ضرور مطالعہ کریں۔ بعض نوجوانوں نے ایک دفعہ حضور کی کتب کا مطالعہ کیا تو بعض باتوں سے متاثر ہوئے اور بعض سے نہیں۔ اور قبلہ والد صاحب کے سامنے چند عدد اعتراضات پیش کیئے فرمایا کہ ایک بار پھر ساری کتابوں کو پڑھو اور اگر پھر بھی کچھ شکوک دل میں رہ جائیں تو تیسری بار ساری کتابوں کو پڑھو۔ فرماتے تھے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتابوں کا عدم مطالعہ یا ناقص مطالعہ ایمان کی استقامت کی راہ میں اصل روک ہے۔

والد صاحب کا حقیقی اسلام سے یہ والہانہ جذب اس بات کا متقاضی ہوا کہ وہ اپنے بھائیوں کو بھی تبلیغ کریں، اس میں اگرچہ انہیں پوری طرح کامیابی نہیں ہوئی۔ مگر اتنا ضرور ہوا کہ ان کے ایک بھائی احمدیت کے بہت قریب آگئے اور ایک بھائی اسماعیلی مذہب ترک کرکے اہل حدیث جماعت سے منسلک ہو گئے میں سمجھتی ہوں کہ یہ بھی احمدیت کے قرب کا اثر تھا کہ باقی تین بھائیوں میں سے دو کے دل میں قرآن کریم حدیث نماز روزہ اور دیگر ارکان اسلام کی محبت پیدا ہوئی اور اسماعیلی عقیدے کو عملاً ترک کرنے کی طرف ان کی طبیعت مائل ہوئی مگر اپنے خاندان میں سب سے پہلے انہوں نے اپنی اہلیہ کو ایسے مرحلے پر تبلیغ کی جب کہ خود ابھی انہوں نے بیعت نہیں کی تھی۔ دلائل اور براہین کی طرف سے جب دل مطمئن ہو گیا تو قبلہ والد صاحب نے رجوع الی اللہ اور استخارہ و دعا کی طرف توجہ کی اور مسلسل چھ ماہ تک نہایت عجز والحاح کے ساتھ روزے رکھے اور اللہ تعالیٰ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سے دعائیں کرتے رہے کہ وہ انہیں صراطِ مستقیم کو پہچاننے کی توفیق دے اور اس روحانی مجاہدے میں انہوں نے محترمہ والدہ صاحبہ کو بھی شریک کیا اور انہوں نے بھی مسلسل کئی ماہ تک دعاؤں میں گزار کر امام وقت کو پہچاننے کی توفیق کے لئے دعائیں کیں۔ اس قسم کی ریاضت والدہ صاحبہ کے لئے ایک نیا تجربہ تھا کیونکہ بحیثیت ایک راسخ العقیدہ شیعہ خاتون کے وہ محرم اور دیگر شیعہ تقریبات کو بڑے التزام سے مناتی تھیں۔ سیاہ کپڑے پہننا۔ ماتم کرنا۔ بچوں کے لئے امام حسین کے نام پر منتیں مانگنا اور تعزیہ بٹھانا وغیرہ یہ تمام رسومات وہ بہت باقاعدگی اور اخلاص سے ادا کرتی تھیں۔ جب احمدیت قبول کی تو یہ سب ترک کر دیا اور صحابہ کرام پر درود بھیجنے کو روزمرہ کا معمول بنایا اور خلفاء راشدین سے عقیدت کو جزو ایمان بنایا۔ اپنے لڑکوں کو دینی علوم کے حصول کے لئے دکن سے قادیان بھجوایا اور عورتوں میں تبلیغ کا وہ جذبہ دکھایا کہ خواہ کیسی ہی مجلس کیوں نہ ہو اس میں کسی نہ کسی صورت میں جلد ہی احمدیت کے ذکر کو چھیڑ دیتیں تبلیغ کا یہ جذبہ ان میں زندگی کے آخری لمحہ تک زندہ رہا اور گرتی ہوئی صحت اور بڑھتی ہوئی نقاہت میں بھی تبلیغ کے ذکر سے ان میں نئی جان و نئی طاقت آجاتی۔

محترم والدین ہم بچوں کو ریڈیو پر خبریں اور دوسرے معلوماتی اور اخلاقی پروگرام سُننے دیتے تھے لیکن فلمی گانے وغیرہ سننے سے منع فرماتے تھے خصوصاً نماز کے اوقات میں تو ریڈیو بالکل بند کروا دیتے۔ ہم لوگ اوّل سے سینما کے عادی تھے لیکن جب سے تحریک جدید شروع ہوئی خدا کے فضل سے اس کو بالکل ترک کر دیا۔ یہ بھی احمدیت کا احسان ہے۔

رمضان شریف میں تو ہمارا گھر نماز، روزوں قرآن شریف و درس تراویح، تہجد اور اعتکاف کے برکات سے بھر جاتا۔ کہاں آغاخانی مذہب کے پیرو تھے اور کہاں اب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو قبول کرنے کے بعد کی زندگی کا مقابلہ! زمین و آسمان کا فرق۔ لیکن آج کے پاکستان میں ہم اُس وقت مسلمان تھے اور اب "غیر مسلم" ہیں!

میں اپنی تمام بہنوں اور اپنے بھائیوں سے درخواست کروں گی کہ احمدیت کی ان دونوں جان نثار روحوں کے لئے دُعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ ان کی حقیر دینی خدمات کو قبول فرما کر ان کو اپنی رضاء سے سرفراز فرماوے اور جنّت میں ان کے مدارج بڑھاوے۔ نیز میں یہ بھی درخواست کروں گی کہ ان کے پسماندگان کو دین اور دنیا کی سُرخروئی عطاء کرے اور انہیں ہر شر سے محفوظ رکھے۔

اور نیز ان کی ایک نواسی مبارکہ بیگم کی صحت یابی کے لئے بھی دعا کی درخواست کروں گی جو کہ تیس ۳۰ سال سے بیمار ہے۔

اللہ تعالیٰ آپ اور ہم سب پر اپنا فضل و رحم فرماوے اور اپنی خوشنودی ہر دم نصیب فرماوے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو صحت و سلامتی کے ساتھ رکھے۔ اسلام اور احمدیت کے غلبہ کے دن ہم سب کے لئے جلد قریب لائے۔

آمین

جماعت ہائے احمدیہ تنزانیہ کا جلسہ سالانہ

بقیہ صفحہ ۳

نے اپنے حلقہ میں ذرائع آمدنی کو بڑھانے کی کوشش کریں اور اپنے حلقہ کی جماعتوں کے ہر ایک احمدی سے چندہ عام وصول کریں اور نیز اسی سلسلہ میں تمام غیر ضروری اخراجات کو قطعی طور پر بند کر دیں۔ بعد میں بعض مبلغین کرام نے مشن کی آمد بڑھانے اور اخراجات کو کم کرنے کے متعلق بیش قیمتی تجاویز پیش کیں جن میں سے مفید تجاویز کو باتفاق رائے منظور کر لیا گیا اور دعا کے بعد اس کانفرنس کا اختتام ہوا۔

بالآخر احباب جماعت کی خدمت میں عاجزانہ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہماری ان حقیر کوششوں کو قبول فرماتے ہوئے ان کے بہتر سے بہتر نتائج برآمد فرمائے۔ اور ہمیں اسلام اور احمدیت کی پہلے سے بڑھ چڑھ کر خدمت کرنے کی توفیق دے اور ہمارا انجام بخیر فرمائے۔ آمین۔

شکریہ احباب و درخواست دُعا

میرے والد محترم راجہ ضیاء الدین صاحب ارشد (ریٹائرڈ ٹیچر) کی المناک شہادت پر اہالیانِ ربوہ کی ایک بڑی تعداد نے ہمارے اور ہماری ہمشیرہ کے گھر پر تشریف لا کر ہمارے ساتھ اظہار ہمدردی فرمایا اور ہمارے غمگین دلوں کو ڈھارس بندھائی نیز بیرون ربوہ سے بہت سے احباب نے بذریعہ تار و خطوط ہم سے تعزیت کی ہے۔ ان تاروں اور خطوط کا فرداً فرداً جواب دینا صدمہ کے اثر کی وجہ سے ابھی مشکل ہے اس لئے میں اپنی والدہ جملہ بھائیوں اور بہنوں کی طرف سے بذریعہ الفضل ان سب احباب کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ والد محترم کو اپنے قرب میں بلند مقام عطا فرمائے اور ہم سب پسماندگان کا خود حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔

نعیم احمد
نعیم جنرل سٹور۔ رحمت بازار۔ ربوہ

درخواستِ دعا

میرے برادر نسبتی غلام احمد خان صاحب آف ہزارہ کی اہلیہ صاحبہ جو وہ بھی میری نسبتی ہمشیرہ ہیں ایک عرصے سے بیمار ہیں۔ متواتر علاج کیا جا رہا ہے مگر ابھی تک صحت یاب نہیں ہوئیں۔

بزرگان سلسلہ اور دیگر احباب جماعت کی خدمت میں التماس ہے کہ خاص توجہ اور درد و الحاح سے دعا فرمائیں کہ شافی مطلق صحتِ کاملہ و عاجلہ فرمائے (آمین)

(عبد اللطیف بہاولپوری۔ ربوہ)

مالی قربانیوں کی طرف توجّہ مرکوز رہے

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:-

"خدا تعالیٰ نے اسے (جماعت احمدیہ کو) اس لئے قائم کیا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی توفیق سے اسلام کو ساری دنیا میں قائم کرے۔ پس یہ وہ عظیم مقصد ہے جس کے مطابق ہم عمل کریں گے اور انشاء اللہ تعالیٰ اسلام کو ساری دُنیا پر غالب کر کے دم لیں گے۔"

ہمارے مجاہدین تحریک جدید کو چاہیئے کہ وہ اپنے پیارے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے مذکورہ بالا پاکیزہ عزم کے پیشِ نظر اپنی مالی قربانیوں کی طرف اپنی پُوری توجّہ کو مرکوز رکھیں اور اپنے کئے ہوئے وعدوں کی جلد از جلد ادائیگی کر کے اللہ تعالیٰ سے اس کے خاص الخاص فضلوں کے وارث ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس مقصدِ عظیم میں کامیاب و کامران فرمائے۔ آمین (وکیل المال اوّل تحریک جدید)

مرض اٹھرا
اور دیگر امراض کے ماہر
۱۹۱۱ء سے آپ کے خاندانوں کی خدمت کرنے والے۔
قدیمی اوّلین شہرۂ آفاق
حکیم نظام جان اینڈ سنز
گوجرانوالہ ـــ ربوہ ـــ ٹنڈو محمد خان
دوائی منگوانے اور معائنہ کا انتظام گولبازار ربوہ میں بھی شروع کیا گیا ہے۔ فون نمبر ۶۳۶

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آئینۂ ایام:-

آج کی بعض اہم خبریں

• ہولناک آتشزدگی

کراچی ۹ - اکتوبر - پرانے حاجی کیمپ کی ٹمبر مارکیٹ میں ہولناک آتشزدگی میں لاکھوں روپے کی مالیت کی عمارتی لکڑی جل کر خاکستر ہوگئی کے ایم سی، نیوی اور پورٹ ٹرسٹ کے فائر بریگیڈ کے عملے اور ۱۵ - انجن رات گئے تک آگ بجھانے میں مصروف رہے۔ ہولناک آتشزدگی کی وجہ سے قرب وجوار میں رہنے والے لوگ اپنے گھر چھوڑ کر دوسری جگہوں پر منتقل ہوگئے۔ ٹمبر مارکیٹ کی آتشزدگی کی وجہ سے محمود شاہ روڈ پر واقع کچھ جھونپڑیوں کو بھی نقصان پہنچا لیکن کسی جانی نقصان کی اطلاع نہیں ملی۔ پرانے حاجی کیمپ ٹمبر مارکیٹ میں گزشتہ تین ماہ کے دوران لگنے والی یہ تیسری آگ ہے جو سب سے زیادہ خطرناک بتائی جاتی ہے۔ ٹمبر مارکیٹ کے ساتھ ایک گودام اور بارہ آرا مشینیں بھی جل کر تباہ ہوگئیں۔ چالیس لاکھ روپے کے نقصان کا اندازہ لگایا گیا ہے۔

(امروز ۱۰/ اکتوبر ۷۴ء، ص۲)

• بس اور آئل ٹینکر میں تصادم

وزیر آباد ۹ / اکتوبر - آج صبح وزیر آباد سے دو میل دور جی ٹی روڈ پر دریائے چناب کے قریب ایک مسافر بس اور برما شیل کے آئل ٹینکر میں تصادم ہوگیا جس میں دو افراد ہلاک اور چالیس زخمی ہوگئے۔ زخمیوں میں سے تین کی حالت نازک ہے۔ حادثہ میں بس اور آئل ٹینکر کے انجن بالکل تباہ ہوگئے۔

(امروز ۱۰/ اکتوبر ۷۴ء، ص۱)

• بس اُلٹ گئی

چک جھمرہ ۹ / اکتوبر - چک جھمرہ کے نواحی ریلوے اسٹیشن نانگی کے قریب ایک بس اور ریڑھے میں ٹکر ہوگئی۔ ریڑھے کا گھوڑا موقع پر ہلاک ہوگیا اور بس اُلٹ گئی جس سے کئی مسافر زخمی ہوگئے۔ زخمیوں میں بس کا کنڈکٹر اور مالک بھی شامل ہیں۔ زخمیوں میں ایک مسافر عبدالستار کی حالت نازک بتائی جاتی ہے۔

(امروز ۱۰/ اکتوبر ۷۴ء، ص۱)

• دو افراد کو گولی مار دی گئی

پشاور ۹ / اکتوبر - آج صبح شہر کے ایک پُر رونق چوک میں دو افراد کو دن دہاڑے گولی مار کر ہلاک کر دیا گیا۔ پولیس کے مطابق یہ واردات دو گروپوں کے درمیان دیرینہ عداوت کا نتیجہ ہے۔ دوہرے قتل کی واردات کرنے کے بعد حملہ آور فرار ہوگئے۔

(امروز ۱۰/ اکتوبر ۷۴ء، ص۲)

• ۱۲ لاکھ روپے کا سمگل شدہ کپڑا

راولپنڈی ۹ / اکتوبر - ایکسائز اینڈ کسٹم کے اینٹی سمگلنگ سٹاف نے پچھلے سات روز میں پشاور سے اسلام آباد تک پانچ چھاپے مار کر بارہ لاکھ روپے مالیت کا سمگل شدہ ریشمی کپڑا قبضہ میں لے لیا اور سات سمگلروں کو گرفتار کر لیا۔ دو کاروں اور تین ٹرکوں کو بھی قبضہ میں لے لیا گیا۔ معلوم ہوا ہے کہ یہ سارا کپڑا ایک ہی آدمی کی ملکیت ہے جو اسے لاہور لے جا رہا تھا۔

(مساوات ۱۰/ اکتوبر ۱۹۷۴ء - ص۹)

• ڈی ایس پی سو یا پڑا تھا

لاہور ۹ / اکتوبر - چونگ کے نواحی گاؤں رنگیل پور میں ڈکیتی اور شادی شدہ عورت کی آبرو لوٹنے کی واردات کے ملزموں کی گرفتاری کے لئے لاہور سے ایک ڈی ایس پی اور پولیس کی بھاری جمعیت کو رنگیل پور روانہ کیا گیا تھا۔ بعد ازاں ایس ایس پی لاہور خود بھی موقع پر جا پہنچے تو وہ یہ دیکھ کر حیران رہ گئے کہ ڈی ایس پی ڈاکہ کی تفتیش کی بجائے ایک مکان کے دروازے بند کر کے سو رہا تھا۔ ڈی آئی جی لاہور رینج نے متعلقہ ڈی ایس پی کو اظہار وجوہ کا نوٹس جاری کر دیا ہے کہ کیوں نہ اس تساہل پر اسے برطرف کر دیا جائے۔ ایس ایس پی لاہور کو دیکھ کر اس شادی شدہ عورت کا بھائی پھوٹ پھوٹ کر رونے لگا اور اس نے بتایا کہ ڈاکو اس کی بہن کو اس کے بچوں کے سامنے رات بھر اپنی ہوس کا نشانہ بناتے رہے

(مساوات ۱۰/ اکتوبر ۷۴ء، ص۶)

• بھوک سے ایک ہزار افراد ہلاک

لندن ۹ / اکتوبر - ایسوسی ایٹڈ پریس آف امریکہ کے نامہ نگار خصوصی نے ڈھاکہ سے اطلاع دی ہے کہ پچھلے ہفتہ بنگلہ دیش میں ایک ہزار افراد بھوک سے ہلاک ہوگئے صرف ڈھاکہ میں بھوک سے ہلاک ہونے والوں کی تعداد چوراسی ہے۔

(مشرق ۱۰/ اکتوبر ۷۴ء، ص۶)

• حکومت کا تختہ الٹنے کی سازش

وہاڑی ۹ / اکتوبر - مولانا بشیر حسین جعفری خطیب اہل تشیع ساہیوال نے کہا ہے کہ ہم ختم نبوت کی آڑ میں حکومت کا تختہ الٹنے کی سازش کو ہرگز کامیاب نہیں ہونے دیں گے۔ انہوں نے سرگودھا کے حالیہ واقعات کا جائزہ لیتے ہوئے کہا کہ گھیراؤ جلاؤ شرپسند اور وطن دشمن عناصر کا کام ہے۔ محب وطن قومی املاک کو کبھی نقصان نہیں پہنچاتے۔

(مشرق ۱۰/ اکتوبر ۷۴ء، ص۵)

• لاکھوں روپے کی مشینری خورد برد

لاہور ۱۰ / اکتوبر - مصری شاہ پولیس نے پیکو کمپنی فرم کے ایک ٹھیکیدار کے خلاف لاکھوں روپے کی مشینری خورد برد کرنے کے الزام میں مقدمہ درج کیا ہے۔ رپورٹ کے مطابق میسرز محمد اسمٰعیل غلام رسول کو پیکو کمپنی بادامی باغ کی تیار شدہ مشینری پیکو کمپنی کوٹ لکھپت پہنچانے کا ٹھیکہ دیا گیا تھا۔ گزشتہ روز لاکھوں روپے مالیت کی مشینری ان کے ذریعہ کوٹ لکھپت بھجوائی گئی جو وہاں نہیں پہنچ سکی۔

(مساوات ۱۱/ اکتوبر ۷۴ء، ص۴)

• ۲½ کروڑ روپے کی منشیات برآمد

کراچی ۱۰ / اکتوبر - صوبائی محکمہ ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن نے موجودہ مالی سال کے پہلے تین ماہ کے دوران ڈھائی کروڑ روپے مالیت کی تقریباً ۲۴ من چرس اور ۵ سیر افیون قبضہ میں لے لی۔ اگست کے دوران ایک سو ستر افراد کے خلاف مقدمات درج کئے گئے اور ۱۵۵ سمگلروں کو گرفتار کیا گیا۔ (مساوات ۱۱/ اکتوبر ۷۴ء، ص۴)

وزیر آباد میں ایک احمدی کے مکان کو بم سے اُڑانے کی کوشش

وزیر آباد سے آمدہ اطلاع مظہر ہے کہ ۹ / اکتوبر کو کسی نامعلوم شخص نے مکرم شیخ محمد عبداللہ گورا صاحب کے مکان کے بیرونی کمرہ میں نالی کے راستہ بم داخل کر دیا جس کے پھٹنے سے مکرم شیخ صاحب زخمی ہو گئے۔ اُس روز مکرم محمد عبداللہ صاحب صبح سوا نو بجے کے قریب اپنے مکان سے اُتر کر نیچے آئے اور گھر کے دروازہ کے ساتھ ملحقہ کمرہ کا (جس میں وہ کاروبار کرتے ہیں) دروازہ کھولا۔ انہوں نے دیکھا چھ سات انچ لمبی اور نصف انچ سے کچھ زیادہ موٹی گول سی نلکی نما کوئی چیز وہاں پڑی ہے جیسے کسی شخص نے باہر کی نالی کے راستہ اندر داخل کیا ہے۔ انہوں نے اسے کسی بچے کی شرارت سمجھ کر ہاتھ میں اُٹھایا۔ اُٹھاتے ہی وہ نلکی دھماکہ کے ساتھ پھٹ گئی۔ ان کے دائیں ہاتھ کی دو انگلیاں اور انگوٹھا نصف کے قریب اُڑ گیا نیز دائیں ران اور پیٹ پر بھی زخم آئے انہوں نے خود ہسپتال جا کر مرہم پٹی کرائی۔ انکی حالت تسلی بخش بیان کی جاتی ہے۔

جن شرپسندوں نے یہ بم وہاں رکھا تھا انہوں نے بعد میں خود ہی یہ مشہور کر دیا کہ انہوں نے بارہ بم تیار کئے تھے ایک پھٹ گیا اور یہ کہ گیارہ بم برآمد ہو گئے ہیں۔ حالانکہ اس واقعہ کے فوراً بعد تلاشی میں ان کے گھر سے کوئی چیز برآمد نہیں ہوئی۔ پولیس تفتیش کر رہی ہے اور اصل مجرم کا جس نے یہ بم وہاں رکھا تھا پتہ لگانے میں مصروف ہے۔

موصی صاحبان کی ایک ذمّہ داری

"ہمارے موصی صاحبان کا پہلا کام یہ ہے کہ اپنے گھروں میں قرآن کریم کی تعلیم کا انتظام کریں۔ دوسرا یہ کہ واقفین عارضی (جن کے سپرد قرآن کریم پڑھانے کا کام کیا جاتا ہے) کی تعداد پانچ ہزار تک پہنچانے کی کوشش کریں۔ تیسرے یہ کہ وہ اپنی جماعت کی نگرانی کریں (عمومی نگرانی امیر یا پریذیڈنٹ کے ساتھ تعاون کرتے ہوئے) کہ نہ صرف ان کے گھر میں بلکہ ان کی جماعت میں بھی کوئی مرد اور کوئی عورت ایسی نہ رہے جو قرآن کریم نہ جانتی ہو۔ ہر ایک عورت قرآن کریم پڑھ سکتی ہو۔ ترجمہ جانتی ہو۔ اِسی طرح تمام مرد بھی قرآن کریم پڑھ سکتے ہوں۔ ترجمہ بھی جانتے ہوں اور قرآن کریم کے نور سے حصہ لینے والے ہوں تا قیامِ احمدیت کا مقصد پورا ہو۔" (قرآنی انوار ص۷)

(ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد (تعلیم القرآن)

اخبارِ احمدیہ (بقیہ صفحہ اوّل)

خوشحالی کے لئے دعائیں کریں۔ آخر میں حضور نے واضح فرمایا کہ اصل اور بنیادی چیز ایمان ہے جو ہر قسم کے کبیرہ اور صغیرہ گناہوں سے اجتناب اور جملہ حسنات کی بجا آوری پر حاوی ہے پس ہماری اصلی اور بنیادی اہمیت کی حامل دعا یہ ہونی چاہیئے کہ اے خدا تو اپنے فضل سے ہمارے ایمانوں کی سلامتی کے سامان پیدا کر۔ آمین

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۳۰۰